بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

ضمیمہ روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

جلد ۵۲/۱۷ | ۳ تبوک ۱۳۴۲ ھش | ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ | ۳ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۰۶

تازہ ترین اطلاع

لاہور ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء
۱۲ بجے دوپہر بذریعہ فون

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی انتہائی تشویشناک علالت

بخار پھر تیز ہو رہا ہے۔ تقریباً بیہوشی ہے اور سانس بھی درست نہیں

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ لاہور

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی حالت بدستور انتہائی خطرہ میں ہے۔ گذشتہ رات بخار نسبتاً کم ہو گیا تھا جو صبح تک کم رہا مگر پھر تیز ہونا شروع ہو گیا۔ اِس وقت درجۂ حرارت ۱۰۳٫۴ ہے۔ عام حالت بھی بدستور بہت ہی قابلِ تشویش ہے۔ تقریباً بیہوشی ہے اور سانس بھی درست نہیں۔ ڈاکٹروں کے خیال میں سینہ پر بھی اثر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ غالباً دماغ پر بھی یا تو ملیریا کا اثر ہے یا سوزش ہے۔ ہر ممکن علاج ڈاکٹروں کے مشورہ سے ہو رہا ہے۔ مگر اصل سہارا اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ لہٰذا احبابِ جماعت ہر جگہ انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کا التزام جاری رکھیں۔ خدائے شافی اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار مرزا ناصر احمد

۲ ستمبر ۱۹۶۳ء بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر —— لاہور

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ . پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۳ تبوک ۱۳۴۲ ہش ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۳ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۰۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کیلئے رقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں

تلاشِ رقّت بھی اتّباعِ سنّت ہے

"دُعا کے لئے رقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباعِ سنت ضروری ہے مگر تلاشِ رقّت بھی اتباعِ سنت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے۔ حقیقت پرست بننا چاہیئے۔ مسنون دعاؤں کو بھی برکت کیلئے پڑھنا چاہیئے مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبانِ عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔"

(الحکم ... ۱۹۰۱ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کیلئے

ربوہ میں اجتماعی دعائیں اور صدقات

ربوہ ۲ ستمبر۔ کل مورخہ یکم ستمبر کو صبح آٹھ بجے یہاں مسجد مبارک اور محلہ جات کی جملہ مساجد میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں نیز صدقات بھی دیئے گئے ــــ کل مسجد مبارک میں اجتماعی دعا محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کرائی۔ جس میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ افسران صیغہ جات اور کارکنان شریک ہوئے۔ دعا کے دوران محترم شمس صاحب نے سجدہ بھی کرایا۔ چنانچہ احباب نے محترم شمس صاحب کی اقتدا میں نہایت سوز و گداز اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ سوز و گداز اور اثر و جذب

(باقی دیکھیں صہ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ــــ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ــــ

ربوہ ۲ ستمبر بوقت ۷½ بجے صبح

پرسوں تمام دن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف کی شکایت رہی۔ اور غنودگی بھی رہی۔ کل طبیعت پرسوں کی نسبت بہتر رہی۔ رات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی بیماری کی وجہ سے طبیعت بے چین رہی۔ حضور حضرت میاں صاحب کے متعلق بار بار دریافت فرماتے رہے

اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

طلباء جامعہ احمدیہ کیلئے

تمام اساتذہ اور طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں موسمی تعطیلات ۶ ستمبر کو ختم ہو رہی ہیں ۷ ستمبر کو جامعہ احمدیہ باقاعدہ لگے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تشویشناک علالت

ٹمپریچر ۱۰۸ تک پہنچنے کے بعد اب کنٹرول میں ہے

احباب صحت یابی کیلئے درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں

لاہور ۲ ستمبر ۶½ بجے صبح بذریعہ فون ــــ

کل مورخہ یکم ستمبر کو صبح ٹمپریچر ۱۰۸ تک پہنچ گیا تھا اور غنودگی زیادہ ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے بہت تشویش تھی بعد ازاں دوپہر تک برف کے اسپنج کی وجہ سے بخار کنٹرول ہو گیا۔ یکم ستمبر اور ۲ ستمبر کی درمیانی رات اسپنج کی وجہ سے بخار کنٹرول میں رہا اور ۲ بجے رات تک طبیعت بہتر رہی۔ اس کے بعد ٹمپریچر کچھ زیادہ ہو گیا کپکپی بھی رہی اور سانس میں بھی تکلیف رہی۔

اس وقت (۲ ستمبر ۶½ بجے صبح) بھی اسپنج کی وجہ سے بخار کنٹرول میں ہے ٹمپریچر ۱۰۱٫۶ ہے۔ نبض کی رفتار ۱۱۲ اور سانس کی رفتار ۲۸ ہے۔ اس وقت اگرچہ کل صبح کی نسبت طبیعت بہتر ہے۔ لیکن اتنی بہتر نہیں جتنی گزشتہ رات دو بجے تک تھی۔ بے چینی کی تکلیف زیادہ ہے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی وقفہ وقفہ سے بعض امور کے متعلق دریافت فرماتے ہیں اور دعائیں بھی کر رہے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ستمبر ۶۳ء

جمہوریت اور حکومتِ الٰہیہ

اکثر دنیوی نظریاتی تحریکیں برسر اقتدار آنے کے لئے دنیوی طریقوں سے جدوجہد کرتی ہیں جن میں جبر واکراہ بھی شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ زمانہ حال میں فاشزم۔ نازی ازم اور اشتراکیت جو مشہور دنیوی تحریکیں ہیں بزور اپنی حکومت قائم کرنے کے ذرائع اختیار کرتی ہیں۔ وہ اگر جمہوریت کا نعرہ لگاتی بھی ہیں تو محض فریبِ نظر کے لئے۔ ورنہ ان کا طریق کار چونکہ جبریہ اور اکراہی ہوتا ہے اس لئے ان کو ڈکٹیٹرشپ کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔

دوسرا طریق کار جو وہ اختیار کرتی ہیں جمہوری کہلاتا ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ لوگ لوگوں کے ذریعے لوگوں کے لئے حکومت کرتے ہیں۔ جمہوری طریق میں ویسے تو ظاہرا جبر استعمال نہیں کیا جاتا تاہم اس میں چونکہ پارٹی بازی ہوتی ہے اس لئے جو پارٹی برسر اقتدار آتی ہے وہ اپنے نظریات کے مؤید قانون سازی کرتی ہے۔ اور ایسے قانون بناتی ہے جو خواہ مخالف پارٹی کو ناپسند ہوں مگر اسے ان کے آگے سر خم کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی دراصل ایک قسم کا جبر ہی ہوتا ہے۔ جمہوریت میں ہر پارٹی آئین کے مطابق برسر اقتدار آسکتی ہے اور جب وہ برسر اقتدار آتی ہے تو وہ اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرتی ہے۔

دوسری بات جو اس ضمن میں قابل غور ہے وہ پارٹی کا اندرونی نظام ہے۔ ہر پارٹی ایک لائحہ عمل خود تجویز کرتی ہے اور کسی مسئلہ کے فیصلہ کرنے میں اکثریت کی رائے کی پابند ہوتی ہے خواہ وہ رائے دوسرے ارکان کی نظر میں عقل کے کتنی ہی خلاف کیوں نہ ہو۔ الغرض پارٹی کے اندر بھی ایک قسم کا جبر واکراہ موجود ہوتا ہے۔ بسا اوقات پارٹی کے لیڈر اپنی رائے طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے منوانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس میں کنویسنگ جائز سمجھا جاتا ہے اور دوسروں کو لالچ وغیرہ سے بھی اپنا ہم خیال بنانے میں کوئی عار نہیں سمجھی جاتی۔

جمہوری نظامِ حکومت میں حزب مخالف بھی ایک لازمی چیز ہے۔ ایک طرف برسر اقتدار پارٹی ہے تو دوسری طرف اس کے مخالف پارٹیاں ہوتی ہیں۔ حزب مخالف کا کام ہوتا ہے کہ وہ حکومت کی کارگزاری پر نکتہ چینی کرے۔ اس طرح ایک مسئلہ کے بہت سے پہلو زیر بحث آجاتے ہیں اگر حزب مخالف برسر اقتدار پارٹی سے زیادہ ہو جائے تو اکثر محض مخالفت کی وجہ سے برسر اقتدار پارٹی معطل ہو جاتی ہے اور کام نہیں چلا سکتی اس لئے اس کو اقتدار سے علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔

جہاں تک لادینی تحریکوں کا تعلق ہے جمہوری نظامِ حکومت بہترین سمجھا گیا ہے۔ اس وقت تمام دنیا میں جمہوری طرز حکومت کا بول بالا ہے یہاں تک کہ جہاں خالص ڈکٹیٹرشپ بھی قائم ہے وہاں بھی جمہوریت ہی کا دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ کئی لحاظ سے غلط دعویٰ ہو مگر بعض لحاظ سے صحیح بھی ہے کیونکہ یہاں بھی عام طور پر جمہوری طریقوں ہی کو استعمال کیا جاتا ہے۔

الغرض جمہوریت صرف لادینی تحریکوں ہی میں چل سکتی ہے۔ مگر دینی تحریک جیسا کہ مثلاً اسلام کی تحریک ہے اس کا مزاج ان تحریکوں سے بالکل جداگانہ ہے اس لئے اس کا طریق کار بھی ان تحریکوں کے طریقِ کار سے جداگانہ ہے۔ اسلامی تحریک میں قانون کا بنیادی منبع خدا تعالیٰ کا کلام اور سنت رسول اللہ ہے اس لئے جہاں تک قانون کا تعلق ہے بنیادی طور پر حکومتِ الٰہیہ کا قانون پہلے ہی سے موجود ہے اور چونکہ الٰہی تحریکوں کا گہرا تعلق انسانوں کے دلوں سے ہوتا ہے اس لئے یہ ممکن نہیں کہ کسی خطہ میں حکومتِ الٰہیہ بالجبر یا جمہوری طریقوں سے قائم کی جاسکے۔

دوسرے لفظوں میں چونکہ دینی تحریکوں میں قانون ساز اصل میں اللہ تعالےٰ ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ ہی ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ کسی خطہ میں حکومت الٰہیہ قائم ہو یہی وجہ ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ کے انبیاء علیہم السلام ہی یا ان کے خلفاء ہی حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ چونکہ اللہ تعالےٰ ہی نے قرآن کریم کو اتارا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ ہی اس کی حفاظت بھی کرنیوالا ہے۔ کوئی عقلمند انسان قرآن کریم کو لے کر اپنے تصورِ اسلام کے مطابق اگر حکومت الٰہیہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ حکومت الٰہیہ نہیں بلکہ ایک لادینی حکومت ہی قائم کر سکتا ہے خواہ بظاہر اس کا آئین کتنا ہی قرآن کریم کے اصولوں کے مطابق کیوں نہ نظر آتا ہو۔

اس سے ظاہر ہے کہ جمہوریت کے ذریعہ حکومتِ الٰہیہ کے قیام کا ادعا بنیادی طور پر غلط ہے کیونکہ جمہوریت سراسر ایک لادینی نظام حکومت ہے اور اس کے مضمرات اور تقاضات بسا اوقات اسلام کی ضد ہیں۔ جمہوریت میں قانون سازی جمہور کے نمائندے سرانجام دیتے ہیں مگر حکومتِ الٰہیہ میں قانون سازی کسی انسان کا کام نہیں ہے بلکہ قانون ساز اللہ تعالےٰ خود ہے۔ جمہوریت میں ہر رکن ہر اس فیصلہ کا پابند ہوتا ہے جو کثرت رائے سے قرار پا جائے مگر حکومت الٰہیہ میں ایسا نہیں ہے کثرت رائے اس میں کوئی قیمت نہیں رکھتی صرف صراطِ مستقیم ہی اس کا معیار ہے۔ اس لئے اس میں کسی پارٹی کا وجود نہیں ہوتا اور نہ کسی پارٹی سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں حکومتِ الٰہیہ کسی دنیوی طرز حکومت کی پابند نہیں ہوتی وہ کسی جمہوری انتخاب یا جبر واکراہ سے معرض وجود میں نہیں آتی بلکہ جب کسی خطہ میں متقیوں کی اکثریت ہو جاتی ہے تو خود بخود معرضِ وجود میں آجاتی ہے لیکن اس کا انحصار اکثریت پر نہیں ہوتا اور نہ وہ اپنے انتخاب کے لئے "رائے عامہ" کی مرہون ہوتی ہے۔ الغرض وہ اپنے معرض وجود میں آنے کے لئے نہ تو جمہوری طریق کار اختیار کرتی ہے اور نہ جبر واکراہ کا ذریعہ بلکہ مومنین اپنے میں سے فطری طور پر ایک ایسے انسان کو چن لیتے ہیں جو امور مہمہ سرانجام دینے کی قابلیت کے ساتھ سب سے زیادہ متقی اور مخلص ہو۔ چنانچہ خلفائے راشدین کا تقرر اسی اصول کے مطابق ہوتا رہا۔ ان میں نہ تو جمہوری طریقہ کو اور نہ جبر واکراہ کو دخل تھا بلکہ مومنین نے اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں اتفاق رائے سے ان کو چنا اور جب ایسا انسان چن لیا جائے تو پھر اس کو معزول کرنا انسانوں کے ہاتھ میں نہیں رہتا۔ چنانچہ جب مخالفین نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے عزل کا مطالبہ کیا تو آپ نے یہی جواب دیا کہ یہ چادر اللہ تعالےٰ نے آپ کو پہنائی ہے آپ اس کو اتارنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

الغرض حکومتِ الٰہیہ کوئی مامور من اللہ ہی یا اس کا خلیفہ جو بھی دراصل اسی حد تک مامور ہی ہوتا ہے قائم کر سکتا ہے ہر ہمہ شما اٹھ کر جمہوری یا ڈکٹیٹرشپ کے ذریعہ حکومتِ الٰہیہ قائم نہیں کر سکتا خواہ وہ اپنے آپکو کتنا ہی اسلام پسند کیوں نہ ظاہر کرے۔

اس طرح موجودہ حالات میں کوئی پارٹی اسلام کے نام پر بنانا ایک نہایت خطرناک اقدام ہے اور ایسی پارٹی کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کرنا از روئے اسلام فساد فی الارض سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ایسی پارٹی جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کام کے لئے مامور نہیں کیا گیا ایک لادینی پارٹی ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ وہ جو اسلام قائم کرے گی وہ دوسری ایسی ہی اسلامی پارٹیوں سے مختلف ہوگا۔ مثلاً مودودیوں کا جو تصور اسلام ہے وہ اہل حدیث کا تصور اسلام نہیں ہے اور نہ اہل حدیث کا تصور اسلام بریلویوں کا تصور اسلام ہے اس لئے ان میں سے اگر کوئی اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بناتا ہے تو لازماً وہ اپنے تصور اسلام کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کرے گا اور دوسری پارٹیاں اسکی مخالفت کریں گی اور چونکہ یہ ایمان کا معاملہ ہے اس لئے ہر پارٹی دوسرے کو زک دینے کی کوشش میں لگی رہے گی اور تمام ملک اس طرح ایک فتنہ زار بن کر رہ جائیگا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تائید نہیں ہوگی اور نہ کسی کو اللہ تعالےٰ کی تائید کا دعوےٰ ہوگا بلکہ ہر ایک اپنے اپنے ائمّہ کی مقلد ہوگی۔ اس لئے ان کی باہمی کشمکش لازمی ہے جو ملک میں کبھی امن کی صورت پیدا نہیں ہونے دے گی یا پھر برسر اقتدار پارٹی کو اپنے قیام کے لئے روس وغیرہ اشتراکی ملکوں کے لادینی طریق کار جبر واکراہ کا سہارا لینا پڑے گا+

امریکہ تشریف لے جانیوالے دوست

تمام احمدی احباب جو ریاستہائے متحدہ امریکہ تشریف لے جاتے ہیں ان کو چاہیئے کہ امریکہ پہنچتے پر مشن ہاؤس کو اپنے پتہ سے فوراً اطلاع دیا کریں تاکہ جماعت کی مساعی میں شریک ہو سکیں۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے مشن کا پتہ درج ذیل ہے:۔

A.M. Mission,
2141, Leroy Place, N.W.,
Washington, 8,
D.C.

سید جواد علی
سیکرٹری مشن امریکہ

مشرق بعید میں اشاعت اسلام کے امکانات کا کامیاب جائزہ

●۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا سنگاپور میں ورود
●۔ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو قیمتی نصائح
●۔ مختلف تقاریب میں شرکت ●۔ مشن کے مسائل پر غور و خوض

مکرم سید کمال یوسف صاحب بتوسط وکالت تبشیر

انڈونیشیا کا غیر معمولی کامیاب دورہ مکمل کرکے ۱۸ اگست کی رات جکارتہ سے روانہ ہوکر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سنگاپور پہونچے۔ رات چونکہ ہوائی جہاز کافی دیر سے پہنچا تھا۔ اس لئے سنگاپور کی جماعت کو اطلاع نہیں کی گئی۔ تاکہ ایرپورٹ پر آنے کی انہیں تکلیف نہ ہو۔ مکرم محمد صدیق صاحب مبلغ سنگاپور چند احباب کے ساتھ ایرپورٹ پر تشریف لائے ہوئے تھے ۱۸ اگست کو دورۂ انڈونیشیا کی کامیابی کی خوشی میں شکرانہ کا روزہ رکھا گیا۔ شام کو عبدالحمید صاحب سالکین نائب صدر جماعت سنگاپور اور ان کے بھائی مکرم میاں صاحب کو ملنے آئے اور انہوں نے کھانے پر بلایا۔ ۹ اگست کو مکرم صاحبزادہ صاحب نے مسجد احمدیہ میں خطبہ جمعہ دیا۔

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ انسانی زندگی میں سب سے زیادہ مشکل وقت وہ ہے جب وہ اپنے مذہب کو تبدیل کرتا ہے۔ تبدیلیٔ مذہب ایک بہت بڑا قدم ہے جس کے نتیجہ میں انسان ایک زندگی سے دوسری زندگی میں قدم رکھتا ہے۔ ہم چونکہ پیدائشی احمدی ہیں ہم اس بات کا تصور نہیں کرسکتے۔ کہ تبدیلیٔ مذہب کے وقت انسان کے احساسات اور ذہن کی کیا حالت ہوتی ہے۔ اگر میں خدانخواستہ پیدائشی احمدی نہ ہوتا۔ تو میرے لئے مذہب کی تبدیلی ایک کڑی منزل ہوتی۔ جب آپ نے احمدیت قبول کی۔ اور ساری دنیا سے مخالفت مول لے لی ہے۔ اور جب آپ نے یہ قدم اٹھالیا۔ تو پھر آپ کو بہت بڑی قربانی کرنی پڑے گی۔ لیکن اگر ہم دنیا کو چھوڑ کر دین سے بھی محروم ہوں۔ اور احمدیت سے استفادہ نہ کریں۔ تو ہمارا وہی حال ہوگا جو کسی شاعر نے اپنے شعر میں بیان کیا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

لہٰذا ایسا نہ ہو کہ دنیا بھی گئی اور احمدیت بھی حاصل نہ ہو۔ مگر قربانی کے بغیر احمدیت حاصل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

احسب الناس ان
یترکوا ان یقولوا
اٰمنا وھم لا یفتنون

کیا ایمان لانے کے بعد مومن بغیر قربانی اور ابتلا کے کامل ایمان حاصل کرسکتے ہیں؟ قربانی کے بغیر ہرگز کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ جماعت کی یگانگت اور اتحاد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہم کو مساوات اور اخوت کا اعلےٰ نمونہ دکھانا چاہیئے۔ جب تک ہم متحد نہ ہوں تبلیغ کا فرض ادا نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی جماعت کی سالمیت خطرہ سے خالی ہوگی۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ہرگز کسی افتراق اور انتشار میں ملوث نہ ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ایک عورت کی مثال دیتا ہے۔ جس نے سوت کاتا اور بڑی محنت کی۔ اگر وہ سوت ایک ایک تاگا کی طرح علیحدہ علیحدہ رہے تو وہ ٹوٹ جائے گا اور ساری محنت اکارت جائیگی لیکن اگر اس تاگا کو جوڑ کر اس میں بٹ دیا جائے تو وہ ایک مضبوط چیز بن جائے گی۔ اور اس کا توڑنا مشکل ہوگا۔ لہٰذا ہمیں اپنے کاتے ہوئے سوت کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیئے اور اتحاد اور اتفاق کا اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہیئے۔

خطبہ کا ترجمہ محمد سعید صاحب انصاری نے کیا۔ جمعہ کے بعد احباب نے فرداً فرداً مکرم صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کی۔ اور ۱۰ اگست کو ظہر کے کھانے پر حکیم طاہر احمد صاحب جوہان نے بلایا اور کچھ غیر احمدی دوست بھی بلوائے پہلے وہ میاں صاحب کو گھر لے گئے جہاں میاں صاحب نے دعا کروائی پھر ہوٹل پر جاکر کھانا کھایا۔

عصر کی نماز کے بعد جماعت کی طرف سے مکرم میاں صاحب کو استقبالیہ دیا گیا۔ اس کے جملہ انتظامات مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری نے خوش اسلوبی سے کئے ہوئے تھے۔ اس میں ہندو سکھ عیسائی انگریز اور غیر احمدی دوست موجود تھے۔ جعفر بن ضیحی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور پھر اس کے بعد مکرم اسمٰعیل صاحب صدر جماعت ملایا و سنگاپور نے انگریزی میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آپ کی تشریف آوری سے بہت خوشی ہوئی۔ اور ہمیں امید ہے کہ مشرق بعید کا دورہ بہت کامیاب ہوگا۔ اور جب آپ واپس ربوہ پہنچیں گے تو آپ کا علم اور تجربہ آگے سے کہیں زیادہ ہوگا ہم میں سے سب ایسے خوش قسمت نہیں ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیض یاب ہوسکتے۔ اور نہ ہی ان کے ذی شان فرزند حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعو کو ملنے کا فخر ہو سکا۔ مگر آج آپ کی آمد سے ہمیں ایک بہت نادر موقعہ مل گیا ہے۔ آپ جب یہاں موجود ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ یہاں روحانی اور تنظیمی معاملات کے سلجھانے میں آپ ہماری قیادت زیادہ بہتر رنگ میں کرسکیں گے۔

لوگ ہمیں کافر و ملحد گردانتے ہیں صرف اس وجہ سے کہ ہم نے مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ اس جماعت نے اسلام کے استحکام کے لئے کتنی قربانیاں کی ہیں اور دنیا کے کونہ کونہ میں مشن کھول کر تبلیغ اسلام کی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ ایک وقت ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ اس وقت ابنائے فارس اس کو واپس دنیا میں لاکر قائم کریں گے۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو آپکی مقدس ذمہ داریوں سے احسن طور پر عہدہ برآ کرے"۔

انگریزی ایڈریس کا ترجمہ عبدالحمید صاحب سالکین نے کیا۔ اس دوران میں سید علوی صاحب پروفیسر یونیورسٹی Nang — Yang نے مکرم صاحبزادہ صاحب سے کچھ کہنے کی اجازت چاہی اور پھر کہا کہ مجھے بڑا افسوس ہے کہ بعض غیر احمدیوں نے احمدیوں کی سخت مخالفت کی ہے (سید علوی صاحب خود غیر احمدی ہیں) اور جب میں ان کو اس روش سے باز رہنے کے لئے کہتا ہوں۔ تو وہ میری بھی بڑی مخالفت کرتے ہیں جماعت احمدیہ سے بڑھ کر کسی اور نے اتنی اسلام کی خدمت نہیں کی۔ یہ لوگ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ بنیادی امور کے پابند ہیں۔ پھر ان کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے"۔

اس کے بعد مکرم میاں صاحب نے انگریزی میں Our Foreign Missions پر تقریر کی۔ تقریر کا ترجمہ مکرم محمد سعید صاحب انصاری نے کی۔

رات کو مکرم محمد علی صاحب جو ایک مخلص احمدی ہیں۔ اور ان کے صاحبزادے امین صاحب کے گھر کھانے پر میاں صاحب مدعو تھے وہاں جاکر کھانا کھایا اور مشن کے حالات پر تبادلۂ خیالات ہوتا۔ دعا کے بعد میں سے ایرپورٹ کو روانہ ہوئے اس قیام کے دوران مشن کے مختلف مسائل زیر بحث رہے اور مشورہ ہوتا رہا۔ مکرم محمد صدیق صاحب نے باوجود علالت کے ہر ممکن تعاون دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ایمان کا فائدہ

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

"میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپکے ہمسائیوں کے ایمانوں کے فائدہ کیلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں"

بھائیو ہمارا پیارا امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) جس بات کو فائدے مند بیان کررہا ہے یقیناً یقیناً ہمارے ایمانوں، ہماری نسلوں کے ایمانوں اور ہمارے ہمسایوں کے ایمانوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

بس آج ہی الفضل کو جاری کرواکر فائدہ اٹھائیے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

احمدی نوجوان دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائیں

تحریکِ جدید کا ایک مطالبہ

مکرم محمد اسلم صاحب قریشی شاہد

اقوام وملل کی ترقی میں بعض بڑے ٹھوس اور واضح اسباب وعوامل کام کرتے نظر آتے ہیں۔ منجملہ ان اسباب کے ایک سبب قوم کے افراد کا غیر ممالک میں پھیل جانا اور وہاں جاکر اپنی سچائی اور بلندئ اخلاق کا لوہا منوانا ہے۔ دنیا کی مذہبی اور سیاسی تاریخ میں ہمیں جتنی اقوام بھی اوج ثریا سے ہمکنار نظر آتی ہیں وہ سب اسی اصول پر کاربند ہیں —— خود مسلمانوں نے جس شاندار مذہب کو ربع مسکون پر پھیلا اور جس عظیم اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی اس کے لئے بھی انہوں نے یہی طریق اختیار کیا۔ مسلمان مبلغوں، تاجروں، سیاحوں اور طبیبوں کی صورت میں ساری معلوم دنیا میں پھیل گئے اور جہاں جہاں گئے طیب اور رزق حلال کی جستجو کے ساتھ ساتھ اقوام عالم کو اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے بھی منور کرنے لگے۔ اپنے مقصد کے حصول کی راہ میں وہ بڑی سے بڑی تکلیف اور مصیبت کو بھی خاطر میں نہ لائے چنانچہ وہ غیر اقوام اور غیر ممالک کے لوگوں میں جاکر گھل مل گئے انہیں پیغامِ حق سنایا اور اسلامی اخوت کے رشتے میں منسلک کر دیا اور یوں اسلامی برادری وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی جس کا ایک لازمی نتیجہ اسلامی حکومت کی توسیع میں بھی ظاہر ہوا۔

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ایک طرف مسلمان بحرظلمات میں گھوڑے دوڑا رہے تھے تو دوسری طرف سطح مرتفع پامیر کی بلندیاں ان کے پاؤں تلے روندی جارہی تھیں چین سے مراکش تک اسلام کا ڈنکہ بج رہا تھا۔

سترھویں اور اٹھارویں صدی عیسوی میں یورپی اقوام نے جب خواب غفلت کا لبادہ اتار پھینکا تو مسلمانوں کی تقلید میں وہ بھی دیوانہ وار خشکی اور تری کو پھلانگتی ہوئی اقوام اکناف عالم میں پھیل گئیں۔ انگریز، فرانسیسی، پرتگیز غرض سب اقوام یورپ دنیا کو ناپنے لگیں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نہ صرف یہ کہ ان کا سیاسی تفوق قائم ہوا بلکہ ان کا مذہب، تمدن اور معاشرت بھی عالمگیر حیثیت اختیار کر گئی اور انہوں نے اپنی نئی نئی دریافتوں اور ایجادات میں یہاں تک ترقی کی کہ ساری دنیا پہ انکا رعب دبدبہ اور تسلط قائم ہوگیا اور انکی دیکھا دیکھی بعض پسماندہ اقوام نے جب اس میدان میں قدم رکھا تو وہ بھی یورپی اقوام کے شانہ بشانہ جدید ترقی کی دوڑ میں شریک ہوگئیں۔ ایشیا میں جاپان کی ترقی اس بات کی ایک واضح مثال ہے۔ انیسویں صدی کے آخر تک جاپان محض ایک ایشیائی پسماندہ سلطنت تھی مگر دوسری جنگ عظیم کے وقت جاپان ایک عظیم صنعتی اور تجارتی ملک کی حیثیت اختیار کر چکا تھا نہ صرف یہ بلکہ ایشیا کی ایک عظیم فوجی طاقت بھی شمار ہونے لگا تھا۔ اس تغیر کی وجہ کیا تھی؟ یہی کہ جدید علوم کے حصول کی خاطر بے شمار جاپانی بیرونی ترقی یافتہ ممالک میں چلے گئے اور وہاں سے واپس آکر اپنے ملک کو ایک ترقی یافتہ ملک میں تبدیل کر دیا۔

الغرض اقوام کی بلند اقبالی اور خوشحالی کی راہ میں افراد کا ممالک غیر میں پھیل جانا اور وہاں جاکر ترقی کی نئی نئی راہیں تلاش کرنا نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

اسلام نے کل روئے زمین کو مسلمانوں کا مسکن بتایا ہے۔ زمین میں پھیل جانے کو قومی ترقی کا ایک گر قرار دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ کہ اے مسلمانو دنیا میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو دنیا کی اکناف میں تلاش کرو۔ تمہارے لئے اس میں بہت سی برکت پوشیدہ ہے اگر اپنی زمین میں تمہارے لئے ترقی کے ذرائع کم ہیں یا وہاں تمہارے لئے عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے تو کیوں تم کسی اور طرف ہجرت نہیں کر جاتے أرض اللہ واسعة خدا کی پیدا کی ہوئی زمین بہت وسیع ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے بے شمار ہیں جاؤ اور دنیا کی مختلف اقطار میں رزق حلال کی جستجو کرو اور ساتھ وہاں دینِ حق کی منادی کرو فرماتا ہے :-

ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعة۔

"کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ ملک میں حفاظت کی بہترین جگہیں اور فراخی کے سامان پائے گا"۔

گویا ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان عزم راسخ اور نور یقین سے مملو قلب کے ساتھ خدا کی خاطر دنیا میں نکل کھڑا ہو آگے پھر خدا اس کی حفاظت اور رزق کی فراخی کا خود ذمہ دار اور نگران ہے۔ الغرض اسلام نے اکناف عالم میں پھیل جانے اور ساری دنیا کو اپنا گھر بنانے پر انتہائی زور دیا ہے اور ایک ایسی قوم جو دیدۂ عبرت نگاہ کی حامل ہو اس کے لئے اس زریں اصول میں اس کے غلبہ کا راز مخفی ہے۔

آج جبکہ اسلام ایک لمبے کسمپرسی کے زمانہ کے بعد خدا کے ایک مامور کی قائم کردہ جماعت کے ہاتھوں بیدار ہو رہا ہے اور اس کی عظمتِ رفتہ کا زمانہ قریب آرہا ہے۔ پھر وہی آزمودہ حربہ استعمال کرنے کی ضرورت ہے جسے ابتداء میں استعمال کر کے مسلمانوں نے اسلام کو پھیلایا تھا۔ پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح ہر بلند وپست پر چھا جانے کی ضرورت ہے کہ اس کے بغیر اسلام کا عالمگیر غلبہ ممکن نہیں اگرچہ جماعتِ احمدیہ کے مبلغین دنیا کی اطراف وجوانب میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن اڑھائی عرب کی اس دنیا میں ان کی حیثیت ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے مقابل پر چند قطروں سے زیادہ نہیں ہے۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب "تحریک جدید" کا اجراء فرمایا تو جہاں اس کے ذریعہ مستقل اور منظم طور پر تبلیغ اسلام کے کام کی داغ بیل ڈالی وہاں ساتھ ہی آپ نے جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ محض ان چند گنتی کے مبلغین کی کوششیں عالمگیر غلبہ پیدا نہیں کر سکتیں جب تک کہ تم بحیثیت جماعت دنیا میں نہ پھیلو۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح صحابہ کرامؓ تاجروں اور مختلف پیشہ وروں کی شکل میں تمام ممالک میں پھیلے اور رزق کمانے کے ساتھ ساتھ اسلام کی ترقی کا بھی موجب ہوئے ایسا ہی موجودہ زمانے میں اسلام کی ترقی کے لئے بھی ناگزیر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نوجوانوں کو اپنی ہمتیں بہت بلند رکھنی چاہئیں دوسرے ملکوں میں جائیں خوب کمائیں خود بھی کھائیں اور خدا کی راہ میں بھی خرچ کریں اور یاد رکھیں کہ جو قوم دنیا کا سفر اختیار کرتی ہے ترقی اس کے پاؤں چومتی ہے اس کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور بین الاقوامی ساکھ قائم اور مضبوط ہوتی ہے۔ پس نوجوانوں کو اپنی ہمت بلند، قوت ارادی مضبوط کر کے اپنے اندر لاجواب قابلیت پیدا کرنی چاہیئے تبھی وہ دنیا میں حقیقی رنگ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر حضور احمدی نوجوانوں کو بیرونی ممالک میں جانے اور اپنے آپکو جوہر قابل بنانے کے متعلق ان الفاظ میں نصائح فرماتے ہیں کہ :-

"پس تم اپنے آپ کو
زیادہ سے زیادہ قابل بناؤ
زیادہ سے زیادہ لائق بناؤ
نہ صرف دین میں بلکہ دنیا کے
ہر کام میں ہر فن اور ہر پیشہ
میں یہاں تک کہ کوئی میدان
ایسا نہ ہو کہ جس میں احمدیہ
جماعت کے افراد سے زیادہ
لائق افراد دنیا میں مل سکیں
سب سے کامل لوہار تم بنو،
سب سے کامل نجار تم بنو، سب سے
کامل معمار تم بنو، سب سے
کامل کیمسٹ تم بنو، سب سے کامل
کپڑا بننے والے تم بنو، سب سے
کامل مشین بنانے والے تم بنو،
اور جب تم اس ارادہ
اور عزم سے کھڑے ہوگے
اور دنیا کے ممالک میں نکل
جاؤ گے تو خدا کے فرشتے
تم پر برکتیں نازل کریں گے
اور تم جو کام بھی کروگے
خواہ وہ بظاہر دنیا کا
نظر آتا ہو اس کے بدلے
اس کے بدلے میں تم
ثواب پاؤ گے کیونکہ ہر قدم
جو تم اٹھاؤ گے اس لئے
اٹھاؤ گے کہ خدا تعالیٰ کی
پیشگوئی پوری ہو اور

جماعت احمدیہ دنیا پر غالب آکر رہے

"پس ہر پیشہ ہر فن اور ہر ہنر میں ترقی کرو اور ملکوں اور علاقوں کی حدبندیوں سے آزاد ہو جاؤ کہ مومن کسی ملک اور علاقہ کی قید میں مقید نہیں ہوتا پھر تم دیکھو گے کہ اس کے فضل کس طرح تم پر نازل ہوتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر جماعت کے اس جذبہ کو ابھارتے ہوئے فرمایا ہے:

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک اور ولولہ انگیز خطاب میں فرماتے ہیں:-

"اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا پس پھیل جاؤ دنیا میں پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں پھیل جاؤ شمال میں پھیل جاؤ جنوب میں پھیل جاؤ یورپ میں۔ پھیل جاؤ امریکہ میں پھیل جاؤ جزائر میں پھیل جاؤ چین میں پھیل جاؤ جاپان میں اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں یہانتک کہ دنیا کا کوئی گوشہ دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہ رضؓ پھیلے تھے پھیل جاؤ جیسے قرون اولیٰ کے مسلمان پھیلے تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلے کی عزت قائم کرو جہاں پھر اپنی ترقی کے ساتھ سلسلے کی ترقی کا موجب بنو۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دہن گہر بار سے نکلے ہوئے یہ الفاظ نوجوانان احمدیت نے اپنے دامن قلب و نظر میں سمیٹ لئے اور بہت سے نوجوان حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ممالک غیر میں چلے گئے وہ خدا کے نام پر اور صحابہ رضؓ کے نقش قدم پر ساری دنیا کو اپنا وطن بنانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور آج ایک طویل زمانے کے بعد ان کی قابل رشک اور کامیاب زندگی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے بلا مبالغہ بعض نوجوان جو یہاں نان شعیر کے لئے سرگرداں تھے بیرونی ملکوں میں جا کر وعدہ الٰہی

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ
مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً

کے مطابق لکھ پتی مالدار بن گئے اور محض دنیاداری کو ہی انہوں نے اپنا مقصد نہیں بنایا بلکہ وہاں جا کر احمدیت کی ایسی شاندار تبلیغ کی کہ بہت سی مخلص اور مضبوط جماعتیں ان کے ذریعے سے قائم ہو گئیں۔ ہماری جماعت میں ایسے نوجوانوں کی مثالیں ایک دو نہیں بلکہ متعدد ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بیرون ملک جا کر آباد ہونا ایک مہماتی زندگی سے کم نہیں بلاشبہ اس راہ میں ہزاروں بلائیں اور مصیبتیں پیش آتی ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ کامیابی بھی انہی کے قدم چومتی ہے جو مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہتے ہیں اور بقول شاعر وہ پہاڑ جیسے مصائب کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔

یہ ہے عزم کا تقاضا کہ رہ طلب میں رہرو
جو پہاڑ راہ روکے تو پہاڑ تک دھکیلے

۞

کامیابی اور درخواست دعا

امسال عاجز کے بڑے لڑکے عزیز سلیم احمد صاحب ناصر نے ایل ایل بی کا امتحان اچھے نمبروں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاس کیا ہے۔

احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے اور یہ کامیابی دین و دنیا میں ترقی کا موجب ہو نیز خاکسار کو چند دنوں سے بائیں ٹانگ میں شدید درد ہو گیا ہے اگرچہ پہلے سے کچھ افاقہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت دے اور خدمت دین کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار ظہور حسین انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

ضروری اعلان

بل ماہ اگست ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ ستمبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر)

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

(قسط نمبر ۱۱)

خاکسار نے اس سلسلہ مضامین کی پچھلی قسط میں عرض کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے متواتر توجہ دلائے جانے کے باوجود اس کے کہ بہت سی جماعتیں صدر انجمن کے چندوں کو بڑھانے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہیں۔ پھر بھی ان چندوں کی وصولی جو پچیس لاکھ روپے سالانہ تک نہیں پہنچ سکی تو اس کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے بشرح چندہ دینے والے احباب کے متعلق اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے خلاف اپنے احباب کی آمدنیوں کا اندازہ چندہ عام کی اس رقم سے لگاتے ہیں جو بعض احباب ادا کرنے پر آمادہ ہوں۔ خواہ آمد کا یہ اندازہ حقیقت سے کتنا ہی دور کیوں نہ ہو حالانکہ چاہیئے یہ کہ ہر شخص کی آمد کے مطابق اس رقم کا اندازہ لگایا جائے۔ جو بطور چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ اس شخص پر عائد ہوتی ہے۔

۲۔ جہاں تک چندوں میں اضافہ کا تعلق ہے ان دونوں طریقوں میں بہت فرق ہے پہلے طریق کو اختیار کرنے سے چندوں کے بڑھنے کی توقع رکھنا محض بے سود ہے کیونکہ مقامی عہدیداروں کے غلط طریق کار کی وجہ سے یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا ہے کہ کون کون سے احباب شرح سے کم چندہ دیتے ہیں۔ لہذا ان کی اصلاح کے لئے کوئی کوشش بھی نہیں کی جا سکتی۔ ایسی جماعتوں کے چندوں کی وصولی میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہی اور نہ آئندہ اس کی امید ہو سکتی ہے۔ جب تک ایسی جماعتیں اپنے موجودہ طرز عمل کو بدل کر اسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق نہ بنائیں۔

۳۔ ایسی جماعتیں کیوں صحیح طریق عمل اختیار نہیں کرتیں؟ اس کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انہیں ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر تمام احباب کو نادہندوں سمیت بجٹ میں شامل کر لیا گیا اور ان کی صحیح آمدنیوں پر چندہ تشخیص کیا گیا۔ تو پورا بجٹ وصول نہ ہوگا۔ اور اس طرح ان جماعتوں کی بدنامی ہوگی۔ یہ جماعتیں اس امر کو بھول جاتی ہیں کہ حقیقی عزت اور ذلت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ہمارا معاملہ انسانوں سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے ہے۔ "اور تم انسانوں کو دھوکا دے سکتے ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کو نہیں" پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر مشکل کا علاج بتا دیا ہوا ہے چنانچہ اس مضمون کی قسط نمبر ۹ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد پیش کیا جا چکا ہے کہ صرف انہی عہدہ داروں پر الزام ہوگا جنہوں نے نہ تو تخفیف شرح کی درخواستیں بھجوائی ہوں گی۔ اور نادہندوں کے متعلق رپورٹ کی ہوگی یا پھر وصولی کرنے کی پوری کوشش نہ کی ہوگی۔ لیکن اگر یہ صورتیں اختیار کی ہوں گی تو پھر الزام نہ ہوگا۔ ایک دوسری جگہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"بجٹ کی وصولی کی ذمہ داری دوسری چیز ہے کہ جماعتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ اس مجوزہ بجٹ پر بحث کر کے ثابت کریں کہ ان کے متعلق جو تشخیص کی گئی ہے وہ صحیح نہیں۔ اب ان کے لئے یہ کام آسان ہے کیونکہ تفصیل موجود ہے ہر ایک کی آمد موجود ہے اور یہ اجازت ہے کہ اگر آمد زیادہ لکھی گئی ہو تو کمی کرا دیں اس کے علاوہ مزید بات یہ ہے کہ بعض لوگ چندہ باشرح نہیں دیتے اس کے متعلق افراد کو اجازت ہے کہ وہ خاص وجوہات پیش کر کے باشرح ادا کرنے کی اجازت لے لیں۔ جو کمی باشرح نہ دینے والوں کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے یہ رستہ رکھ دیا گیا ہے۔ اس طرح آمد کا بجٹ اور بھی زیادہ یقینی ہو گیا مگر باوجود ان ساری باتوں کے بالعموم جماعتیں نہ تو ان سہولتوں سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور نہ بجٹ پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اب بھی کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ باشرح چندہ نہیں دیتے اس لئے کمی رہ گئی۔ لیکن جب کہا جائے کہ اس وجہ سے اجازت ہے کہ کمی کرا لیں۔ تو کہتے ہیں سستی ہو جاتی ہے بعض کہتے ہیں۔ فلاں شخص اپنی طرف سے درخواست نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے لئے یہ علاج ہے کہ باشرح چندہ کا مطالبہ کریں اور جب وہ نہ دے تو دفتر کو اطلاع دیں۔ دفتر اس سے مطالبہ کرے گا۔ اس پر جب وہ جواب دے گا کہ فلاں وجہ سے وہ باشرح نہیں دے سکتا۔ تو پھر اس کی کمی کو مدنظر رکھ کر بجٹ میں کمی کر دی جائے گی۔ اور اگر کوئی چندہ دینے سے انکار کرے گا

(باقی صفحہ ۶ پر)

لجنہ اماء اللہ کے اعلانات

ہدایات متعلقہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۶۳ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ میں ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر منعقد ہوگا۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس سال بھی تقریری و تحریری و حفظ قرآن مجید کے مقابلہ جات ہوں گے۔ ان کے لئے ابھی سے تیاری کروائیں جو نمبر اوّل اور دوم آئے صرف اُن کے نام مرکز میں مقابلہ کے لئے بھجوائیں۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل

اس مقابلہ میں بی اے پاس طالبات یا اس سے زیادہ تعلیم والی لڑکیاں شامل ہوں گی۔ ان کے علاوہ جن بہنوں کو تقریر کرنے کا تجربہ ہو حصہ لے سکیں گی۔ ہر مقرر کو دس منٹ دئے جائیں گے۔ عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعلمین

۲۔ امت محمدیہ میں سلسلہ وحی و نبوت

تقریری مقابلہ معیار دوم

اس مقابلہ میں ایف اے پاس اور بی اے کی طالبات حصہ لیں گی۔ ہر مقرر کو سات منٹ وقت دیا جائے گا۔ عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔ دنیا و آخرت کی کامیابی کا واحد ذریعہ اتباع رسول میں ہے

۲۔ بیرونی ممالک میں احمدیہ مشن

تقریری مقابلہ معیار سوم

اس مقابلہ میں نویں۔ دسویں۔ گیارھویں۔ بارھویں کی طالبات حصہ لے سکیں گی۔ عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔ آج ہمارا جہاد تلوار کا نہیں قلم کا ہے

۲۔ شانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تلاوت قرآنِ مجید و حفظِ قرآن مجید

کا مقابلہ بھی ہوگا جس میں آخری سیپارہ کا پہلا ربع، چہل حدیث میں سے بیس احادیث زبانی یاد کرنی ہیں یہ پہلی بیس مراد ہیں۔ احادیث مع ترجمہ یاد ہوں۔ قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے پہلے پندرہ اشعار زبانی یاد کرنے ہیں

مضمون نگاری

اس مقابلہ کے لئے عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔ تمام مضامین ۲۰ ر اکتوبر تک دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوا دئے جائیں اور ہر مضمون پر صدر لجنہ مقامی کی تصدیق ہو کہ یہ اُس کا لکھا ہوا ہے۔ مضمون فل سکیپ کاغذ پر ایک طرف لکھا ہوا سات سے دس تک کا ہو۔

۱۔ حیات بعد الموت کے بارے میں اسلامی نظریہ

۲۔ حقیقت معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ حضرت مسیح موعودؑ اور کسر صلیب

انگریزی میں تقریری مقابلہ

عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

I. The role of Promised Messiha in Islam.

II. Ahmadiyyat is the true Islam.

وقت سات منٹ سے دس منٹ تک دیا جائے گا

ان مقابلہ جات کے لئے ایک پرچہ مقام اجتماع پر عام دینی معلومات کا دیا جائے گا جن کا جواب ہر پرچہ سوالات کے آگے ہی لکھنا ہوگا۔ ہر بہن پنسل یا پن ہمراہ لائے۔

مشاعرہ

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر ایک مختصر سا مشاعرہ ہوگا۔ جس میں صرف ایسی نظمیں پڑھنے کی اجازت ہوگی جو اخلاقی، مذہبی یا تربیتی ہوں۔ نیز شاعرہ خواتین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ناصرات الاحمدیہ کا ترانہ لکھیں اور اجتماع کے موقع پر پیش کریں۔ بہترین مذہبی ترانہ لکھنے والی شاعرہ کو انعام بھی دیا جائے گا۔ لیکن تمام نظمیں، غزلیں وغیرہ اجتماع سے چند روز قبل صدر لجنہ مرکزیہ کو بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہدایات برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ۱۹۶۳ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی ناصرات الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع بھی انشاء اللہ تعالے منعقد ہوگا۔ اس اجتماع کے سلسلے میں ضروری ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ لجنات کو چاہیئے کہ ان کے مطابق ناصرات الاحمدیہ کو پوری تیاری کروائیں اور ہر مقام پر ناصرات کا اجتماع کروائیں۔ ہر جگہ کی تمام لڑکیاں نہ تو سالانہ اجتماع کے موقع پر شریک ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ساری حصہ لے سکتی ہیں۔ اس لئے اپنی اپنی ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع منعقد کریں اور صرف ہر مقابلہ میں سے اوّل آنے والی بچی کو سالانہ اجتماع ربوہ کے مقابلہ جات کے لئے لائیں۔

مقابلہ تلاوتِ قرآن مجید

چھوٹے گروپ سے پہلے پانچ سیپاروں میں سے تلاوت کروائی جائے گی اور بڑے گروپ سے آخری پانچ سیپاروں میں سے سنا جائے گا۔

مقابلہ بیت بازی

بڑے گروپ کا بیت بازی کا مقابلہ ہوگا۔ مگر اشعار صرف درثمین کلام محمود اور دُرِّعدن میں سے پڑھے جائیں گے

چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ

دس سال تک کی لڑکیوں کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر صرف تین منٹ زبانی تقریر کرنی ہوگی۔

۱۔ اتفاق کی برکت ۲۔ فرمانبرداری ۳۔ والدین کے حقوق

بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ

دس سال سے پندرہ سال تک کی لڑکیوں کے لئے تقریر کا وقت پانچ منٹ ہوگا۔ اسی طرح ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کرنی ہوگی۔

۱۔ ہمارا خدا تعالے سے عہد ۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

۳۔ احمدیت کی ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہے۔

چھوٹے گروپ کیلئے کھیلوں کا مقابلہ

۱۔ سیدھی دوڑ ۲۔ پیغام رسانی ۳۔ جھنڈا جنگ

بڑے گروپ کے لئے کھیلوں کا مقابلہ

۱۔ پیغام رسانی ۲۔ تین ٹانگوں کی دوڑ ۳۔ جھنڈا جنگ

۲۲ ر ستمبر کو کتاب راہِ ایمان کا امتحان ہوگا۔ بڑے گروپ کا مکمل کتاب اور چھوٹے گروپ کا راہِ ایمان کے پہلے حصے میں سے امتحان ہوگا۔ انگریزی سکول کی لڑکیوں کے لئے انگریزی راہِ ایمان چھپ چکی ہے وہ انگریزی میں امتحان دے سکتی ہیں۔

چندہ اجتماع ہر لڑکی سے وصول کیا جائے خواہ ایک آنہ ہی کیوں نہ ہو۔ چندہ ممبری بجٹ کے مطابق وصول نہیں ہورہا۔ اس کی طرف خاص توجہ دیں۔ اوّل و دوم آنے کے لئے چندہ کی باقاعدگی لازمی ہے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک ضروری اپیل

گورنمنٹ کے منظور شدہ سکول میں صرف ایک معین اور محدود تعداد میں بچوں کی فیس معاف کی جاسکتی ہے اور یہ کنسیشن دے کر مرکزی سکول میں متعدد طلباء ایسے رہ جاتے ہیں جن کے متعلق میرا ضمیر یہ کہتا ہے کہ یہ واقعی امداد کے مستحق ہیں۔ لیکن وسائل محدود ہونے کی وجہ سے ان کی فیس معاف نہیں کر سکتا۔ ان میں سے مستحق ہونے کے علاوہ بعض بچے ہونہار بھی ہوتے ہیں۔ اور غربت کی وجہ سے سکول میں نہایت تنگی ترشی سے گذارہ کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے احباب کو اللہ تعالے نے وسیع دل اور ذرائع بھی دئے ہیں۔ جن کو بروئے کار لا کر ایسے مستحقین کی امداد فرما سکتے ہیں۔ جو فیس نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ اس کار خیر میں اگر بعض مخیر دوست پانچ یا دس روپے ماہوار اپنے ذمہ لے لیں تو میری اور طلباء کی پریشانی دور ہو سکتی ہے۔ اگر احباب اس مد میں میرے پاس یکمشت یا باقساط حسب توفیق فوراً کچھ رقم بھجوا دیں۔ تو اس سے بہتوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

فہرست چندہ دہندگان بطور صدقہ برائے علاج نادار مریضاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(محترم صاحبزادہ ۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔)

مندرجہ ذیل احباب نے ۱۹/۶/۶۳ سے ۲۱/۸/۶۳ تک کے عرصہ میں اپنے غریب و نادار بھائیوں کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان سب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کے اہل و عیال کی تمام بیماریوں کو اپنے دست شفا سے دور فرما دے آمین

نیز احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں صدقات بھجواتے رہیں تا ان کے غریب و نادار بھائیوں کا علاج جاری رکھا جا سکے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار مرزا منور احمد)

۱۸/۹/۶۳ تا ۱۶/۲/۶۲

- مکرم امیر جماعت ہائے احمدیہ راولپنڈی ۲۵-۰۰
- عبداللہ خان صاحب ظفر افغانی سٹور راولپنڈی ۵-۰۰
- شیخ فضل احمد نذیر احمد صاحبان صدر بازار اوکاڑہ ۱۲-۰۰
- بذریعہ دفتر خدمت درویشان ربوہ ۵۰-۰۰
- اکونٹنٹ وقف جدید ربوہ ۳-۰۰
- بشیر احمد صاحب ایس ایم پرائمری سکول ضلع لاہور ۴-۰۰
- اے عظیم صاحب آدم جی جوٹ ملز نرائن گنج ۲۰-۰۰
- غلام نبی صاحب راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں ۱۰-۰۰
- ملک حمید اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵-۰۰
- محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم دارالحمد لائل پور ۳۰-۰۰
- " میاں عبدالسمیع صاحب ۳۰-۰۰
- امۃ الحی صاحبہ راشدہ مرحومہ بذریعہ زینب خاتون صاحبہ نرس ۵-۰۰
- خاکسار مرزا منور احمد چیف میڈیکل افسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۰-۰۰
- نفیر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت ایجنسی ۵-۰۰
- سیکرٹری صاحبہ خدمت خلق لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ ۲۰-۰۰
- بیگم صاحبہ چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر لاہور ۵۰-۰۰
- سید محمد صادق شاہ صاحب جہلم ۱۴-۰۰
- حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور ۲۰-۰۰
- شیخ ناصر احمد صاحب صدر بازار اوکاڑہ ۱۰-۰۰
- سردار محمد صاحب سیکرٹری مال فورٹ عباس ضلع بہاولنگر ۵-۰۰
- مفتی حامد حسین صاحب پشاور یونیورسٹی ۵-۰۰
- الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں ۱۰-۰۰
- شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور ۲-۰۰
- مکرم حبیب احمد آف نیروبی ۔ گوجرانوالہ ۱۰-۰۰
- ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب " ۵-۰۰
- خالدہ طیبہ صاحبہ بنت حاکم علی صاحب اوکاڑہ ۲-۰۰
- مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۴-۰۰
- مولوی مہدی شاہ صاحب دفتر اصلاح و ارشاد ۔ ربوہ ۱-۰۰
- عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال لاڑکانہ ۵-۰۰
- منظور احمد صاحب سیکرٹری مال بھاٹی گیٹ لاہور ۱-۰۰
- ملک بشارت علی صاحب الٰہی پارک لاہور ۶-۰۰
- شیخ محمد بشیر صاحب ۱۰-۰۰
- میاں امام الدین صاحب ۲-۰۰
- قریشی محمد شفیع صاحب الکیمسٹس ربوہ ۵-۰۰
- ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ ورکاں و اہلیہ مرحومہ مریم بیگم صاحبہ ۱۰-۵۶
- ملک دوست محمد صاحب سیکرٹری مال بہاولنگر ۷-۰۰
- محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت مردان ۲۳-۰۰
- چوہدری امان اللہ صاحب سیال اے ایس ایم کوٹ لالو ۔ سندھ ۲۰-۰۰
- زینب بیگم صاحبہ بیگم مرحوم چوہدری نور محمد صاحب سیال جوڑا تحصیل قصور ۵-۰۰
- امۃ النصیر صاحبہ ربوہ ۱-۰۰
- سید لطیف احمد صاحب معرفت نصیر احمد صاحب پیپلز کالونی لائل پور ۳۰-۰۰
- سی اے رحمان صاحب وکیل گوجرانوالہ ۵-۰۰
- ساجدہ ودبیہ صاحبہ ربوہ ۱-۰۰
- ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ڈنگ کی نیڈر بذریعہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد ۲۵-۰۰
- مس امۃ الرشید طاہرہ صاحبہ احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ ۱۵-۰۰
- حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ ۱۰-۰۰
- عبدالستار صاحب سیکرٹری مال حلقہ اسلامیہ پارک لاہور ۸۰-۰۰
- حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ ۸۱-۰۰
- رشید احمد صاحب سلطان پورہ لاہور ۲-۰۰
- حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۲۰-۰۰
- شیخ گلزار محمد صاحب شیخوپورہ ۲-۰۰
- نصیرہ نزہت صاحبہ ملتان شہر ۵-۰۰
- ملک رشید الدین انور صاحب چک $\frac{112}{7DR}$ منٹگمری ۱-۶۶
- محمد اعظم صاحب تو تیکی ضلع گجرات ۵-۰۰
- ملک اللہ رکھا صاحب سلطان پورہ لاہور ۱۱-۰۰
- حکیم ظفر احمد صاحب بنگلہ گوجر والہ ملتان ۲-۰۰
- منظور احمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۳-۰۰
- عبدالحمید صاحب صدر حلقہ مزنگ لاہور ۸-۵۰
- والدہ صاحبہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب بذریعہ حامی اللہ ذاکر صاحب ملکوال ۱-۰۰
- چوہدری برکت علی صاحب $\frac{108}{R.B}$ ضلع لائل پور ۳۰-۰۰
- مبارک احمد ہاشمی گلگت ایجنسی ۵-۰۰
- بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب گلبرگ لاہور ۱۰-۰۰
- چوہدری محمد اسلم صاحب حبیبیہ ہیڈ خانکی گوجرانوالہ ۲۰-۰۰
- سیدہ اعجاز صاحبہ دہاڑی ضلع ملتان ۵-۰۰
- ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلیوڈ روڈ لاہور ۲۵-۰۰
- محمد شریف صاحب چک ۶۲ جنوبی سرگودھا ۱-۰۰
- قائد مجلس خدام الاحمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ ۔ ۵-۰۰
- امۃ الحفیظ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور ۱۰-۰۰
- ملک خدا بخش صاحب منٹگمری ۱۵-۰۰
- ملک فیض احمد صاحب " ۴۰-۰۰
- ملک غلام علی صاحب کھوکھر گوجرانوالہ ۵-۰۰
- قاضی سلیم احمد صاحب " ۵-۰۰
- محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال ایبٹ آباد ۱-۰۰
- رشیدہ اسلم صاحبہ لیڈی ڈاکٹر سول ہسپتال مظفر گڑھ ۱۰۰-۰۰
- چوہدری مسعود احمد صاحب سیکرٹری مال دارالصدر شرقی ۔ ربوہ ۱-۰۰
- تسنیم خانم صاحبہ اہلیہ ملک مسعود احمد صاحب بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ۵-۰۰
- حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ۱-۰۰
- قاضی بشیر احمد صاحب " ۱-۰۰
- حکیم علی احمد صاحب " ۲-۰۰
- قاضی عزیز احمد صاحب سمندری تحصیل منپورٹ ۲۰-۰۰
- شیخ محمد امین صاحب ریٹائرڈ مختار عام ربوہ ۱-۵۰
- سلطان علی صاحب سیکرٹری مال سلطان پورہ لاہور ۱۲-۰۰
- نسرین مفتی حامد حسین ربوہ ۵-۰۰
- عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ ربوہ ۲-۰۰
- عبدالمجید صاحب دفتر بیت المال ربوہ ۸-۰۰
- محمد صدیق صاحب آف احمد نگر ۵-۰۰
- چوہدری عبدالسمیع صاحب بذریعہ چوہدری مسعود احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۱-۰۰
- نذیر احمد خان صاحب سیکرٹری مال منٹگمری ۱-۵۰
- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۰-۰۰
- شیخ احمد علی صاحب حلقہ دارالذکر لاہور ۸-۰۰
- بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال سرگودھا ۲-۰۰
- ماسٹر مولا داد صاحب " دارالیمن ربوہ ۲-۰۰
- حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ ۱۰-۰۰
- مشتاق عالم صاحب سیکرٹری مال روہڑی ۲-۰۰

از ۲۰/۴/۶۳ تا ۱۷/۶/۶۳

- سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵-۰۰
- چوہدری عبدالرحمٰن صاحب پلیڈر گوجرانوالہ ۵-۰۰
- بابو اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی ۵-۰۰
- مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت ۱۰-۰۰
- نفیر محمد صاحب سٹور کیپر " ۱۵-۰۰
- عبدالرحمٰن صاحب خان کی آریہ محلہ راولپنڈی ۵-۰۰
- ایک دوست بذریعہ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب ربوہ ۵-۰۰
- سردار محمد صاحب سیکرٹری مال بنوں ۵-۰۰
- میاں عبدالرحیم صاحب ایگریکلچرل بنک گوجرانوالہ ۵-۰۰
- ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی ربوہ ۱۰-۰۰
- منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ
- حامد حسین صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ ۲-۰۰
- ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ ۷-۰۰
- نصیرہ نزہت صاحبہ معرفت ملک بشیر محمد صاحب مجوکہ ۔ ملتان چھاؤنی ۵-۰۰
- ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ ۱۰-۰۰
- محمد شفیع صاحب بھٹی کوٹ سلطان ضلع جھنگ ۱۰-۰۰
- محمد اسلم خان صاحب ریڈیوگرافر فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ ۱-۰۰
- امۃ الحفیظ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور ۵-۰۰
- محترمہ حضرت بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ پام ویو ۔ لاہور ۔ ۲۰-۰۰
- محترمہ رشیدہ وحید سلیم صاحبہ معرفت چوہدری اے وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۱۵-۰۰
- خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد ۔ ربوہ ۱۰-۰۰
- اہلیہ صاحبہ ملک بشیر احمد صاحب بالمقابل نشتر میڈیکل کالج ملتان ۵-۰۰
- درانی صاحبہ بذریعہ رضیہ بیگم صاحبہ نرس ربوہ ۵-۰۰
- امۃ الحلیم صاحبہ معرفت چوہدری حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ ۱۵-۰۰
- طاہرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم کھریاں والا رحیم یار خان ۳-۰۰
- ڈاکٹر سکینہ عثمانی صاحبہ ۔ ایم بی بی ایس فضل عمر ڈسپنسری کراچی ۵۰-۰۰
- احمد دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۲۰-۰۰
- صوفی رحیم بخش صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی ۱-۲۵
- اکونٹنٹ صاحب وقف جدید ربوہ ۲-۰۰
- بابو عبدالحمید صاحب صدر حلقہ مزنگ لاہور ۶-۵۰
- ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان از نصیرہ نزہت صاحبہ ۵-۰۰
- صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ ۳-۰۰

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• ـ کراچی ۲ ستمبر کل تیسرے پہر کراچی میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک تازہ تجارتی معاہدے پر دستخط ہوگئے اس معاہدے کے تحت پاکستان ـ بھارت کو اپنی ضرورت سے فاضل کھاد اور صنعتی الکوحل برآمد کرکے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کا قرضہ چکائے گا جو گذشتہ اکتالیس ماہ کے دوران میں اس طرف واجب الادا ہے نئے تجارتی معاہدہ پر بھارتی وفد کی روانگی سے صرف دو گھنٹہ پہلے دستخط ہوگئے یہ سابقہ تجارتی معاہدہ کی جگہ کیا گیا ہے جس کی معیاد پرسوں ختم ہوگئی تھی ـ بھارتی وفد کے قائد مسٹر ڈ ہرلنے معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہم دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں اضافہ کے خواہاں ہیں اور میں پاکستان اور بھارت کے درمیان معاہدہ پر اپنی خوشی کو بھی نہیں چھپا پایا پاکستانی وفد کے قائد مسٹر اعجاز احمد نائک نے جنہوں نے اپنے ملک کی طرف سے دستخط کئے اخباری نمائندوں سے کہا کہ سابقہ اور نئے معاہدے میں فرق یہ ہے کہ دائیگی کے سوال پر کوئی خاص سمجھوتہ نہیں کیا گیا انہوں نے بتایا کہ نئے معاہدے کے تحت پاکستان بھارت کو روئی اور پٹ سن برآمد کرے گا اور اس کے بدلے بھارت کو روئی اور پٹ سن برآمد کرے گا اور اس کے بدلے بھارت سے کوئلہ اور تعمیری پتھر درآمد کرے گا ـ مسٹر نائک نے امید ظاہر کی کہ اس معاہدے سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں اضافہ ہوگا ـ

• ـ راولپنڈی ۱۰ ستمبر ـ چینی سفیر مسٹر ڈنگ کوبو نے کل صبح کراچی سے راولپنڈی پہنچ کر مسٹر وحید الزمان وزیر تجارت سے دونوں ملکوں کی تجارت میں مزید توسیع کرنے کے سوال پر بات چیت کی ـ مسٹر وحید الزمان نے بعد میں بتایا کہ چین کے ٹریڈ کمشنر مجوزہ تجارتی معاہدے کے سلسلے میں جلد راولپنڈی آئیں گے ـ آپ نے امید ظاہر کی کہ پاکستان کی خام پٹ سن اور چین کے کوئلے اور سیمنٹ کے تبادلے کے لئے عنقریب کوئی معاہدہ ہو جائے گا ـ

• ـ کراچی ۱۲ ستمبر ـ ۲۵ اور ۵۰ پیسے کے نئے اعشاری سکے کل ملک میں رائج کر دیئے گئے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ملک کے ہر دفتر خزانہ کو نئے سکے مہیا کر دیئے گئے ہیں تاکہ انہیں عوام کو پیش کیا جائے اعلان میں کہا گیا ہے کہ آٹھ آنے اور چار آنے کے موجودہ سکے بھی تاحکم ثانی بیک وقت سکہ رائج الوقت کی حیثیت سے چلتے رہیں گے تاہم ان سکوں کو کراچی لاہور پشاور اور ڈھاکہ میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کے شعبہ اجراء اور چٹاگانگ میں سٹیٹ بنک کی شاخ میں تااطلاع ثانی اور کسی بھی سرکاری خزانہ میں ۱۴ دسمبر تک تبدیل کرایا جا سکے گا ـ

• ـ ڈھاکہ ۲ ستمبر ـ کالعدم نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ مولانا عبدالحمید خان بھاشانی نے کل حکومت کو متنبہ کیا کہ حکومت نے اگر عوام کے مطالبات منظور نہ کئے تو ان کی پارٹی سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دے گی ان مطالبات میں آزاد اور غیر جانبدار خارجہ پالیسی فوجی معاہدوں سے علیحدگی اور ۱۵ دسمبر تک جمہوریت کی بحالی بھی شامل ہے ـ

مولانا بھاشانی نے کل یہاں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا، کہ ایک آئین کے ذریعہ جسے عوام خود تیار کریں عوام کے سیاسی حقوق بحال کئے جائیں صوبوں کو داخلی خود مختاری دی جائے اور مرکز صرف دفاع کا ذمہ دار رہ جائے ـ

• ـ کراچی ۲ ستمبر ـ سویڈن میں پاکستان کے نامزد سفیر لیفٹیننٹ جنرل واجد علی برکی کل صبح لندن روانہ ہوگئے جہاں سے وہ اپنا نیا عہدہ سنبھالنے کے لئے سٹاک ہام جائیں گے جنرل برکی اب تک صدر ایوب کے معاون خصوصی تھے کل رات پاکستانی بحریہ کے میڈیکل افسروں نے ان کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں اعلیٰ سول اور فوجی افسر اور غیر ملکی معززین نے شرکت کی ـ

• ـ راولپنڈی ۱۰ ستمبر ـ امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر جارج بال جب منگل کو یہاں پہنچیں گے تو ان کے ساتھ سب سے اہم یہ مسئلہ زیر بحث آئے گا کہ آئندہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو کس اصول کے تحت اقتصادی امداد دی جائے ـ یہ مسئلہ ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ کی توسیع کے لئے امریکہ کی طرف سے قرضہ کے کاغذات پر دستخطوں کے التواء سے پیدا ہوا ہے یہ التواء اس اہم اصول سے متعلق ہے کہ آیا امریکی امداد سیاسی اغراض کے تابع ہوگی یا نہیں ـ یاد رہے امریکہ کی طرف سے دستخطوں کے التواء پر تمام پاکستان میں شدید ردعمل ہوا ہے یہ التواء پاکستان اور چین کے فضائی سمجھوتے پر امریکہ کی ناراضگی کا مظہر ہے!

• سکھر ـ ۱۰ ستمبر حکومت مغربی پاکستان نے ضلع خیرپور میں چیچک کی وبا پھوٹنے کے بعد اسے وبا زدہ علاقہ قرار دے دیا ہے ـ اور یہاں کے باشندوں کو ٹیکے لگانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ـ

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

بقیہ صفحہ ۵

تو اسے جماعت سے نکال دیا جائے گا . . .

"یہ ایسی صاف بات ہے کہ کوئی منطقی طور پر اس کا انکار نہیں کر سکتا اور ان حالات میں بجٹ پورا نہ کرنے کی ساری ذمہ داری جماعتوں پر پڑتی ہے زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں اس بات کا پتہ نہ تھا مگر پتہ لگانا ان کا کام تھا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

آنحضورؐ کی سیرۃ طیبہ پر ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۲۹ راگست ۱۹۶۳ء بروز جمعرات بوقت ۵ بجے شام لجنہ اماء اللہ ہال میں جلسہ سیرۃ النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے کی ـ بعد ازاں محترمہ ثریا ثروت صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا"

پڑھ کر سنائی ـ اس کے بعد خاکسارہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طبقہ نسواں پر احسانات" اختصار کے ساتھ بیان کئے ـ بعدہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ نے رحمۃ للعٰلمین کے موضوع پر تقریر فرمائی ـ آپ کی تقریر کے بعد ایک چھوٹی لڑکی مبشرہ ذربینہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نظم جو "دکھ پیش نظر وہ وقت ہیں جب زندہ گاڑی جاتی تھی" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ـ

اس کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آنحضور کا دشمنوں سے سلوک اور بچوں پر شفقت کے چند دلچسپ واقعات سنائے ـ آپ کی تقریر کے بعد خاکسارہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی نعتیہ کلام سے "یا قلبی اذکر احمد" پڑھ کر سنایا ـ بعدہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی ـ آپ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے درود شریف پڑھنے کے بعد حاضرات جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعٰلمین بن کر تشریف لائے اور آنحضورؐ کی رحمت سے عورت نے وافر حصہ پایا ـ آپ نے اپنی تقریر کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا

۱ ـ عورت کا مقام ۲ : عورت کے حقوق ۳ : عورت کی ذمہ داریاں

ان تینوں کے متعلق آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور احادیث وضاحت سے بیان فرمائیں ـ تقریر کے اختتام پر آپ نے ربوہ کی خواتین کو ان تینوں مقاصد کی اہمیت کو سمجھنے اور ان تینوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ اصولوں پر کاربند رہنے کی پرزور تلقین فرمائی ـ آپ کی موثر اور ایمان افروز تقریر کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ـ

(رضیہ درد بی اے ـ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ـ ربوہ)

ربوہ میں اجتماعی دعائیں اور صدقات

بقیہ صفحہ اول

میں ڈوبی ہوئی یہ دعا تقریباً بیس منٹ تک جاری رہی

آٹھ بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا ـ بعد ازاں محلہ جات کی طرف سے دو بکرے اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا گیا نیز مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول نے بھی ایک ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا محلہ جات میں صدقات دیئے جا رہے ہیں ـ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ دردمند قلوب سے نکلی ہوئی یہ متضرعانہ دعائیں اور صدقات قبول فرمائے اور اپنے دست شفا سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے ـ آمین اللّٰھم آمین ـ

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی حبیب اللہ خان صاحب مورخہ ۹/۳/۶۳ بذریعہ خیبر ایکسپریس عازم ایران ہوئے ہیں وہ بسلسلہ ملازمت وہاں جا رہے ہیں ـ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران فرمادے ـ آمین (سید شاہ میر احمد اشرف ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷